ڈاڑھی منڈوانا

ذاکرشام غریباں عمدۃ العلماء آیت اللہ سید کلب حسین نقوی صاحب قبلہ

یہ مسلم ہے کہ شریعت اسلامی نے جن بہترین اخلاق کی تعلیم دی ہے اس سے بہتر یا اس کے مثل عادات و اخلاق عالم کے کسی مذہب نے آج تک اپنے پیروؤں کو نہیں بتائے۔ یہودی ہوں یا نصرانی مجوسی ہوں یا ہنود کوئی ایک مذہب بھی اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ہماری شریعت کا ہر حکم بہترین آداب و اخلاق کی تعلیم اور بالکل مطابق عقل ہے البتہ یہ صرف مذہب اسلام کی حقانیت کا فیض ہے کہ مسلمانوں کو اس دعوے کا حق حاصل ہے کہ ہمارے مذہب کا کوئی ایک حکم بھی خلاف عقل نہیں ہے یہ ایک طویل بحث ہے جس میں پڑنے کے بعد میں یقیناً اس مطلب تک نہیں پہنچ سکتا جس کے بیان کرنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اسی وجہ سے میں اپنی مختصر تمہید کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منجملہ ان احکام کے جن میں اخلاق عالم کی درستی کا دعوےٰ کیا گیا ایک ڈاڑھی منڈوانے کا مسئلہ بھی ہے۔ ''میں افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں باوجودیکہ علمائے اعلام نے ڈاڑھی منڈوانے کو حرام اور گناہ میں شمار کیا ہے اور جس کی تکرار گناہان کبیرہ میں محسوب ہے۔ لیکن مسلمان بالعموم اور فرقہ شیعہ خصوصیت سے جس قدر اس امر مذموم کے مرتکب ہوتے ہیں اس قدر کثرت سے کسی گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کم کرتے ہونگے۔''

اکثر لوگوں کا تو فرض اولین یہ ہے کہ بستر سے سر اٹھاتے ہی نماز و قرآن خوانی کے عوض آئینہ میں مصحف رخ پر استرہ سے اصلاح کی عبادت شروع کردیں پھر قیامت یہ ہے کہ اپنے اس فعل قبیح پر نادم ہونے کے عوض مقام استدلال میں قرآن کی آیت طلب فرماتے ہیں خدا ان کی عقل وفہم پر رحم کرے۔ ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اگر ہر حکم کی سند محض قرآنی دلیلوں میں منحصر ہوجائے تو شریعت اسلام تباہ ہوجائے نہ نماز باقی رہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نافذ ہو نہ حج نہ خمس واجب رہے نہ جہاد۔ جس قدر فروع دین ہیں سب کے پہلے وہی ناقابل عمل ہوجائیں کیونکہ ہماری عقل حکم کرتی ہے کہ جب تک ہمیں حکم کی تفصیل نہ بتائی جائے اس وقت تک ہم اس حکم پر عمل نہیں کرسکتے اور یہ مسلم ہے کہ قرآن میں نہ نماز کے مفصل احکام موجود ہیں نہ روزہ کے نہ خمس کے تمام متعلقات مذکور ہیں نہ زکوٰۃ کی۔ لہٰذا اگر صرف وہی احکام ہمارے واسطے واجب العمل ہوں جو قرآن میں تصریح سے موجود ہیں تو سرے سے شریعت اسلام ہی چوپٹ ہوجائیگی ریش تراشی کی حلت وحرمت کیسی، اسی وجہ سے ہر حکم کے متعلق یہ کہنا کہ اسکی سند قرآن سے دکھاؤ، خود قرآن سے عدم واقفیت بلکہ اصول مذہب اسلام سے جہالت کی دلیل ہے البتہ اگر محض دلیل کا مطالبہ کیا جائے تو فی الجملہ بامحل یعنی اگرچہ مقلدین جاہلین کو اسی طرح مجتہدین سے سبب وعلت حکم کا دریافت کرنا بے محل ہے جس طرح امت کو اپنے رسولؐ یا امامؑ سے لیکن پھر محض دلیل کا دریافت کرنا اس قدر خلاف عقل نہیں ہے جس قدر ہر حکم کی دلیل قرآن میں ڈھونڈھنا۔

بہرحال ہم اس وقت جس امر کو بیان کرنے پر تیار ہوئے ہیں وہ وہی ادلہ ہیں جن سے ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے تاکہ وہ لوگ جو محض علماء کے منع کرنے سے ساعت نہیں

کرتے حرمت کی دلیلیں دیکھکر اس گناہ کبیرہ سے باز رہیں یا کم از کم اتمام حجت ہوجائے کہ عنداللہ انکو عذر کا موقع نہ رہے حالانکہ اجتہاد و احتیاط کی قوت نہ رکھنے کے بعد جب علم احکام کا ذریعہ تقلید میں منحصر ہوجائے تو مقلد پر اتمام حجت کے واسطے صرف مجتہد کا تعلیم حکم کردینا کافی ہے''

مختصر یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈوانے کے حرام ہونے پر جن ادلہ سے استدلال کیا جاسکتا ہے وہ کثیر ہیں سب سے پہلے یہ کہ تمام علمائے اسلام نے بلا اشکال اجماع کو دلیل و حجت قرار دیا ہے اور ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت پر کیا شیعہ اور کیا سنی آج تک کسی عالم نے اختلاف نہیں کیا بلکہ تمام مسلمین کی سیرت سے بھی ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے لہذا یہ ایک دلیل مستقل ہے جس کے بعد کسی دوسرے ثبوت کی ضرورت نہیں بلکہ اس سے بالاتر یہ بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر ہمارے رسولؐ تک بلکہ ان کے تمام نائبین میں سے ہر شخص کا ڈاڑھی رکھنا اس کی دلیل ہے کہ ڈاڑھی رکھنے کے حکم پر تقریباً تمام انبیاؑء کے شرائع متفق ہیں اور کبھی کسی مذہب و شریعت نے اس فعل کے جواز کا حکم نہیں دیا۔ اس کے علاوہ مردوں کے واسطے ڈاڑھی وہ نعمت ہے جو خدا کی طرف سے بعد سوال عطا کی گئی لہذا ایسی نعمت کو سرے سے اڑا دینا یقیناً سخت ناشکری ہے جس کی تعبیر گناہ کبیرہ سے کرنا بیجا نہیں ہے چنانچہ روایات میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی تو حضرت آدمؑ نے سجدۂ شکر کے بعد سر بلند کیا اور بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ میرے خالق میرے حسن و جمال کو زیادہ کر۔ روایت میں ہے کہ اس وقت تک حضرت آدمؑ کے چہرہ پر ریش مبارک نمودار نہ ہوئی تھی اس دعا کے بعد ریش مبارک نمودار ہوئی حضرت آدمؑ نے سوال کیا مالک میرے یہ کون سی نعمت عطا ہوئی جواب ملا کہ یہ تمہاری اور تمہارے فرزندوں کی زینت ہے قیامت تک کے واسطے لہذا جو شے کہ حضرت آدمؑ کی دعا کے بعد زینت مرد کے واسطے عطا ہوئی تھی اس کا نشان تک چہرہ پر باقی نہ رکھنے کی کوشش کرنا یقیناً ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص سے کچھ مانگنے کے بعد اسکی عطا کی توہین و تحقیر کرکے دینے والوں کو رنجیدہ کردیا جائے''

دوسرے یہ کہ بعض علماء نے آیہ **فلیغیرن خلق اللہ** سے بھی ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت ثابت کی ہے کیونکہ شیطان نے بارگاہ رب العزت میں دعوےٰ کیا تھا کہ میں یقیناً ان لوگوں (کو) حکم کروں گا پس وہ خلق خدا کو بدل دینگے اور اسمیں تغیر دیدینگے اور ڈاڑھی منڈوانا یقیناً خلق خدا کو متغیر کرنا اور بدل دینا ہے اس لئے اس کی حرمت میں کوئی کلام نہیں اس مقام پر یہ ایراد ہوسکتا ہے کہ جس طرح ڈاڑھی منڈوانا مخلوق خدا میں تغیر کرنا ہے اسی طرح سر کے بال کٹوانا، ناخون کٹوانا وغیرہ بھی خلق خدا میں تغیر کرنا ہے پھر یہ کیوں جائز ہے۔ مگر اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو اصول فقہ کا مسلم مسئلہ ہے کہ دلیل عام میں جب تک تخصیص نہ ہو اس وقت تک اپنے عموم پر باقی رہتی ہے اور جب کوئی شئے سبب تخصیص ہوجائے تو مخصوص اشیاء حکم عموم سے خارج ہوجاتے ہیں اور جن اشیاء کی تخصیص نہیں ہوئی ہے وہ حکم عام کے تحت میں باقی رہتے ہیں لہٰذا چونکہ روایت سے سر منڈوانے ناخون کٹوانے ختنہ کرنے وغیرہ کا جواز ثابت ہوا اس وجہ سے یہ اشیاء آیت کے حکم سے الگ ہوگئے اور ڈاڑھی منڈوانے کا جواز کسی روایت سے ثابت نہیں ہوا اس وجہ سے اس کی حرمت آیت کے ضمن میں ثابت رہی دوسرے یہ کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس تغیر میں اطاعت شیطان موجود ہو وہ فعل شیطانی ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور جس تغیر میں اطاعت شیطان نہ ہو بلکہ احکام خدا کی تعمیل ہو وہ حرام نہیں ہے اور یہ معلوم ہے کہ سر منڈانے یا ختنہ کرنے میں انسان احکام خدا کی اطاعت کرتا ہے لہذا وہ جائز بلکہ موجب ثواب ہیں اور ڈاڑھی منڈوانے کا حکم خدا نے نہیں دیا ہے لہذا یہ تغیر بغیر حکم خدا ہے اس وجہ سے حرام ہے مگر آیت سے اس وقت

استدلال کیا جا سکتا ہے جب تفسیر بیضادی کے قول پر عمل کیا جائے تیسرے بہت سے روایات ہیں جن سے ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ جس میں سب سے پہلے وہ روایات ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ مرد کا عورت کی شبیہ بننا حرام ہے اور ڈاڑھی منڈوانے میں ایک طرح کا تشبہ عورت سے ضرور پیدا ہوتا ہے خصوصاً جو لوگ آج کل فیشن کے مطابق موچھیں بھی غائب کر دیتے ہیں ان میں عورتوں سے تشبہ بدرجہ اکمل پیدا ہوجاتا ہے۔

دوسرے وہ روایتیں ہیں جن میں منع کیا گیا ہے ہمارے دشمنوں کے عادات نہ اختیار کرو چنانچہ امام فرماتے ہیں **لا تسلکوا امسالک اعدائی** یعنی جو ہمارے دشمنوں کے طریقے ہیں وہ نہ اختیار کرو اور یہ امر مسلم ہے کہ ڈاڑھی منڈوانا ہرگز بھی کسی زمانہ میں مسلمانوں کا شعار نہ تھا بلکہ علاوہ شاذ افراد کے ہر مسلمان ڈاڑھی رکھا کرتا تھا یہ رسم مجوس اور یہود و نصاریٰ میں جاری تھی جسے اب مسلمانوں نے بھی اختیار کر لیا لہٰذا یقیناً یہ اتباع ہے اعداء اسلام کا جس کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اہل تشیع کے واسطے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص کا ڈاڑھی منڈوانا بعض تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے وہ امیر شام ہیں اور انہوں نے بھی ایک امر عظیم کے ارتکاب کا ارادہ کرنے کے وقت ایسا کیا تھا اور یہ معلوم ہے کہ خاندان نبوت سے امیر شام کو خاص عداوت تھی جس کی گواہ جنگ حنین وغیرہ ہے لہذا کسی شیعہ کا ڈاڑھی منڈوانا اس سے بہت زائد لائق تعجب ہے، جتنا کسی مسلمان کا اس کے علاوہ بالخصوص ڈاڑھی کے منڈوانے کے بارے میں جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہیں **حفوا الشوارب و اعفوا اللحئی و لا تشبھوا بالیھود** یعنی آپ نے حکم فرمایا موچھیں کٹواؤ اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ، اور یہود کی شبیہ نہ بنو دوسری روایت میں آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں **ان المجوس جزواالخاھم و فرو شوار بھم واما نحن نخرالشوارب و لعفی اللحیٰ و ھو الفطرۃ** یعنی آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجوس نے اپنی ڈاڑھیاں کٹوائیں اور موچھیں بڑھائیں لیکن ہم موچھیں کٹواتے ہیں اور ڈاڑھی بڑھاتے ہیں اور یہی فطرۃ ہے۔ تیسری حدیث میں آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں **خفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ ولا تشبھو بالمجوس** یعنی موچھیں کٹواؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ اور مجوس کی شبیہ نہ بنو۔ چوتھی روایت میں یہ ہے کہ امیر المومنینؑ نے جند بنی مروان کے متعلق فرمایا کہ

اقوام حلقوا للحیٰ وستلو الشوارب فمسخوا یعنی جند بنی مروان گذشتہ زمانہ میں ایک قوم تھی جس نے ڈاڑھی منڈوائی اور موچھوں پر بل دیا تو وہ سب مسخ کر دے گئے پانچویں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ان حضرت نے آیہ **واذا بتلی ابراھیم ربہ بکلمات** کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد حکم ذبح اسمٰعیل ہے پس جب اس امتحان میں حضرت ابراہیمؑ نے ثباتِ قدم دکھایا اور کامیاب ہوئے تو خدا نے دین حنیفیہ کی آنحضرتؐ کو تعلیم فرمائی اور وہ دس ہیں جن میں سے پانچ سر کے متعلق اور پانچ تمام بدن کے متعلق ہیں سر کے متعلق پانچ حکم حسب ذیل ہیں **اول** موچھیں کٹوانا **دوسرے** ڈاڑھی بڑھانا **تیسرے** سر منڈوانا **چوتھے** مسواک کرنا **پانچویں** خلال کرنا۔ اور وہ پانچ چیزیں جو تمام بدن کے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں **پہلے** جسم کے بالوں کا مونڈنا **دوسرے** ختنہ کرانا **تیسرے** ناخون کٹوانا **چوتھے** غسل جنابت **پانچویں** پانی سے طہارت کرنا۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں **فھذا الحنیفتہ الطاھرۃ التی جآء بھا ابراھیم فلم ننسخ و لا تنسخ الا یوم القیمۃ و ھو قولہ وابتع ملتہ ابراھیم حنیفاً** یعنی حضرت فرماتے ہیں کہ یہ بھی نیفیہ طاہرہ ہے کہ جس کو حضرت ابراہیمؑ لائے نہ یہ منسوخ ہوئی اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی اسی کے اتباع کا حکم خدا نے خاتم النبیینؐ کو دیا ہے۔

ان روایات کے علاوہ وہ تمام روایات جو آداب حمام وغیرہ میں مذکور ہوئے ہیں اور جن میں اصحاب آئمہؑ نے ڈاڑھی بڑھانے اور گھٹانے کی حدیں دریافت کی ہیں اور آئمہؑ نے تعین فرمائی ہے کہ اس حد سے کم نہ ہو اور اس حد سے زیادہ نہ ہو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ڈاڑھی منڈوانے کی حرمت اصحاب آئمہؑ کے نزدیک اس قدر مشہور و مسلم تھی کہ اس کے جواز کا سوال تک کبھی کسی شخص نے نہ کیا البتہ اگر سوال کیا تو اس سے کہ کس حد تک ڈاڑھی بڑھائی جائے مختصر یہ کہ ان تمام ادلہ کے بعد کسی پابند مذہب و دیانت کو اس میں شبہ نہیں رہ سکتا کہ ڈاڑھی منڈوانا حرام اور قطعاً حرام ہے بلکہ اتنی باریک کتروانا کہ منڈوانے سے مشابہ ہو جائے وہ بھی حرام ہے مگر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ لوگ عام طور سے اس گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور خواہشات نفسانی میں مبتلا ہو کر ہر روز بوقت صبح اس فعل بد کو فرض اولی قرار دیتے ہیں اور قیامت یہ ہے کہ اور افعال قبیحہ جن کا ارتکاب کرتے ہیں اکثر پوشیدہ رہتے ہیں اور اس پر گواہوں کی تعداد کم ہوتی ہیں مگر یہ فعل اس قدر ظاہر ہے کہ جس طرف مرتکب اس فعل کا نکل جاتا ہے ہر شخص عامی جاہل عالم مقدس سب اس فعل پر گواہ ہو جاتے ہیں اور سب سے زائد تعجب اس بات پر ہے کہ لوگ ڈاڑھی منڈوانے کے بعد نماز پڑھتے ہیں انہیں شرم نہیں آتی کہ اگر ایک بادشاہ کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت کر دے تو کسی شخص کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ اس رنگ کا لباس پہن کر خاص بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو، مگر یہ مسلمان نماز میں پیش خدا ڈاڑھی منڈوا کے حاضر ہوتے اور حیا نہیں کرتے خدا ان لوگوں کو توفیق عطا کرے اور ہر مومن کو گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے محفوظ رکھے اور ہدایت فرمائے'' وماتوفیقی الا باللہ''

کتبہ احقر الکونین

سید کلب حسین

۴ رجب ۱۳۴۷ھ از کربلاء معلیٰ

(ماخوذ از رسالہ ابلاغ لکھنؤ شعبان ۱۳۴۷ھ/جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۹ تا ۱۲)

رباعیاں

دعبل ہند مولانا فرزند حسین ذاخرؔ اجتہادی

یارب مجھے ممنون پئے تاج نہ کر
برباد غریبوں کی مگر لاج نہ کر
پتھر سے پلا صورت موسیٰ پانی
روزی کا تنگ ظرف کی محتاج نہ کر



دفتر جو نبوت کا مکمل ہوگا
احمدؐ سے نبی کوئی نہ افضل ہوگا
صف بستہ قیامت میں جب آئیں گے رسل
آخر کا رسولؐ سب سے اول ہوگا

